سوال

عدالت(32) ؟نا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ائیس سالہ کے لیے ایک دینی اور اچھے اخلاق والے اور اچھے خاندان کے نوجوان کا رشتہ آیا ہے اور اس کی شہادت لڑکی والے بھی دیتے ہیں، لیکن میری سہیلی کو اس پر بہت تعجب ہے کہ باوجود اس کے کہ والدین اس کے دین اور اخلاق کی شہادت بھی دیتے ہیں مگر پھر بھی رشتے سے انکار کرتے ہیں۔

، کہ وہ لڑکا ان کی برادری اور قبیلے سے تعلق نہیں رکھتا اور غیر برادری میں شادی کرنا ان کے نزدیک صحیح نہیں۔ میری سہیلی نے اپنے والدین کو ماننے کی بہت کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ پھر اس نے کسی کے واسطے سے بھی والدین تک بات پہنچائی اور اپنے دوچچازاد بھائیوں کو بھی اس لڑکے کے بارے

ہے کہ کیا اس لڑکی کو عدالت میں جانا چاہیے تاکہ قاضی اس کی شادی اس لڑکے سے کردے اور کیا ایسا کرنے میں بہت زیادہ وقت صرف ہوگا تاکہ شادی ہوسکے، یعنی کیا قاضی اس کے والد کو طلب کرے گا اور معاملات لمبے ہوں گے۔ اسے یہ خوف ہے کہ اگر اس نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا اور قاضی نے تا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ی وقبیلہ کے علاوہ کہیں اور شادی نہ کرنا، خواہ اس وجہ سے شادی میں تاخیر ہی کیوں نہ ہوجائے، بہت بڑا ظلم ہے اور اس امانت میں خیانت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں میں دے رکھی ہے۔ لڑکی کو شادی کرنے سے روکے رکھنا اور اسے گھر میں بٹھائے رکھنا جو فساد برپا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ک

کریم ﷺ نے ان مفاسد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا:

ے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کردو۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔''

(حسن: ارواء الغلیل: 1868، ترمذي: 1084، کتاب النکاح: باب ماجاء اذاجاء کم من ترضون دینہ فزوجون، ابن ماجۃ: 1967، کتاب النکاح، باب الأکفاء)

ی اپنی ولایت میں پلنے والی کسی عورت کو دینی اور اخلاقی طور پر پسندیدہ رشتہ آنے کے باوجود شادی سے منع کرتا ہے، وہ اس کے لیے عاضل شمار ہوگا ولی بھی نہیں رہے گا بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور قریبی ولی بنے گا اور ولایت اس کی طرف منتقل ہوجائے گی۔

م ابن قدامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

شادی کرنے کا مطالبہ کرے اور وہ رشتہ بھی اس کا کفو (دینی اعتبار سے برابر) ہو اور دونوں ایک دوسرے کو چاہتے ہوں تو لڑکی کو اس سے شادی نہ کرنے دینا 'عضل' کہلاتا ہے۔

کہ میں نے اپنی بہن کی ایک شخص سے شادی کردی تو اس نے اسے طلاق دے دی۔ جب اس کی عدت ختم ہوگئی تو وہ پھر شادی کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اسے کہا: میں نے اس سے تیری شادی کی، اسے تیرے ماتحت کیا اور تیری عزت افزائی بھی کی لیکن تو نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر اس سے ش

(1)

سی خاص شخص سے شادی کرنا چاہتی ہو جو اس کا کفو بھی ہو اور ولی کسی اور سے شادی کرنا چاہتا ہو (اور وہ بھی اس کا کفو ہو) تب بھی وہ عاضل شمار ہوگا۔ ہاں اگر لڑکی کسی ایسے شخص سے شادی کرنا چاہتی ہو جو اس کا کفو نہیں تو وہ عاضل نہیں بلکہ اسے لڑکی کو اس اس شادی سے روکنے کا حق حاصل ہے۔

(2)

خ محمد بن ابراہیم رکہتے ہیں:

ب سن بلوغت کو پہنچ جائے اور اس کا دینی اور اخلاقی لحاظ سے کفو رشتہ آئے اور ولی بھی اس میں کسی قسم کی جرح وقدح نہ کرے تو اسے چاہیے کہ اس رشتے کو قبول کرتے ہوئے اس سے اپنی لڑکی کا رشتہ کردے۔ اگر وہ اس کی شادی اس لڑکے سے نہیں کرتا تو اسے ولی ہونے کے ناطے جو کچھ اس پر لڑکی کے با

(3)

خ ابن عثیمین کہتے ہیں:

کے ولی کے پاس دینی اور اخلاقی لحاظ سے کفو رشتہ آئے اور وہ اس لڑکی کی شادی کرنے سے انکار کردے تو اس کی ولایت سب سے قریبی عصبہ رشتہ دار کی طرف منتقل ہوجائے گی۔ اگر وہ بھی شادی کرنے سے انکار کردیں جیسا کہ غالباً ہوتا ہے تو پھر ولایت شرعی حاکم کی طرف منتقل ہوجائے گی اور شرعی حاکم

رام نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اگر ولی کسی کفو رشتہ سے لڑکی کی شادی کرنے سے انکار کرتا ہے اور ایسا بار بار کرے تو وہ فاسق ہوجائے گا اور اس کی ولایت ساقط ہوجائے گی، بلکہ امام احمد کا مشہور مسلک تو یہ ہے کہ اس سے امامت کا حق بھی ساقط ہوجائے گا اور وہ نماز میں امام نہیں بن سکے گا، جو کہ اور بھی خطرناک

عموماً ایسا ہوتا ہے کہ جب لڑکی کے دیگر قریبی اولیاء بھی اس کی شادی اس کے کفو سے نہیں کرتے تو وہ حیاء کی وجہ سے شرعی عدالت کے پاس نہیں جاتی۔ اسے سوچنا چاہیے کہ کیا اس کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ یونہی بغیر شادی کے ہی پڑی رہے یا پھر قاضی کے سامنے یہ مقدمہ پیش کرے اور شادی کرائے جو کہ

س کے لیے قاضی کے پاس جانا ہی زیادہ بہتر ہے کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اس کا حق ہے اور دوسری بات یہ کہ اس نے ایسا کرنے سے دوسری مظلوم لڑکیاں بھی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گی اور یوں وہ انہیں اولیاء کے ظلم سے بچانے کا ذریعہ بن جائے گی۔ یعنی ایسا کرنے میں تین طرح کی مصلحتیں پائ

1۔ عورت کے لیے اپنی مصلحت کی وہ شادی کے بغیر نہیں رہے گی۔

2۔ دوسری لڑکیوں کی بھی اس میں مصلحت ہے کہ وہ اس انتظار میں ہیں کہ کون یہ دروازہ کھولے گا اور پھر وہ بھی اس کی پیروی کریں۔

3۔ لڑکیوں کے اولیاء کو ان پر ظلم سے باز رکھنا۔

۔اس میں یہ بھی مصلحت ہے کہ ایسا کرنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر عمل ہوتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے :

رے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کردو۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔ ''

(1)

ا کرنے میں ایک خاص مصلحت یہ بھی ہے کہ جو لڑکے اخلاق اور دینی اعتبار سے لڑکیوں کو کفو شمار ہوتے ہیں وہ رشتہ لینے آئے ہیں، ان کی خواہش اور مقصد کی تکمیل ہے کہ اپنی خواہش کو جائز طریقے سے پوری کرسکتے ہیں۔ ''

(1)

ابن عثیمین کا یہ بھی کہنا ہے :

ی کہ جس میں لڑکی اس بات کی جرأت کرے کہ جب اس کا والد اسے ایسے شخص سے شادی نہ کرنے دے جو دینی اور اخلاقی لحاظ سے اس کا کفو ہو تو وہ لڑکی قاضی سے جاکر شکایت کرے اور قاضی اس کے والد سے کہے کہ اس کی شادی اس شخص سے کردو وگرنہ میں کرتا ہوں یا پھر تیرے علاوہ کوئی اور ولی کردے ''

ہمیں یہ تو علم نہیں کہ شرعی عدالت اس کام کے لیے زیادہ وقت لیتی ہے یا کم، البتہ یہ ممکن ہے کہ قاضی کو یہ تنبیہ کردی جائے کہ یہ احتمال ہے کہ اس کا والد اسے دوبارہ عدالت میں آنے سے روک دے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کی مشکلات دور کرے اور آپ کے معاملات کو آسان فرمائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 73

محدث فتویٰ